

13348-کھانے پینے کے آداب، تفصیلی دلائل کے ساتھ

سوال

اسلام میں کھانے کے کیا آداب ہیں؟

پسندیدہ جواب

شریعتِ اسلامیہ میں کھانے پینے کے آداب مختلف اقسام میں ہیں :

اول: کھانے سے پہلے کے آداب :

1-کھانے سے قبل دونوں ہاتھوں کو دھونا: کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھونا چاہئے، تاکہ دونوں ہاتھ کھانے کے دوران صاف سترہ رہے ہوں، کہیں پہلے سے موجود ہاتھوں پر میل کچیل کی وجہ سے نقصان نہ ہو۔

2-جب انسان کھانے پر کسی کی طرف سے مدعو ہو، اور کھانے کے بارے میں نہ جانتا ہو تو میزبان سے کھانے کی نوعیت کے بارے میں پوچھ سکتا ہے، خاص طور پر جب اسے پیش کئے جانے والے کھانے کے بارے میں دلی اطیناں نہ ہو، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس وقت تک کھانا تناول نہیں فرماتے تھے جب تک آپ کو کھانے کا نام نہ بتا دیا جاتا، اس بارے میں صحیح بخاری میں ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میمونہ رضی اللہ عنہا ان کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ لکھتی ہیں۔ ان کے پاس بھنا ہوا ساند ادیکھا، جوان کی بہن حمیدہ بنت حارث نجہ سے لے کر آئی تھیں، میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ساند اپیش کیا اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ اپنا ہاتھ کسی کھانے کی طرف بڑھاتے ہیاں تک کہ آپ کو کھانے کے بارے میں بتا دیا کہ یہ کیا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ساند سے کی طرف بڑھایا، تو جو خواتین آپ کے پاس موجود تھیں، ان میں سے ایک نے آپ کو بتایا کہ جو آپ کی بیویوں نے پیش کیا ہے یہ تو ساند ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ساند سے کھینچ لیا، تو خالد بن ولید نے عرض کیا: یا رسول اللہ اکی ساند حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں) لیکن میری قوم کے علاقے میں یہ نہیں پایا جاتا اور میری طبیعت اسکو ناپسند کرتی ہے، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اس کو کھایا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھ رہے تھے۔ بخاری (5391) اور مسلم (1946)

ابن تین کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے پوچھا کرتے تھے کہ عرب کسی پھر کو کھانے میں کراہت محسوس نہیں کرتے تھے، کیونکہ انکے پاس کھانے پینے کی قلت رہتی تھی، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ چیزوں سے کراہت محسوس کرتے تھے، اس لئے آپ پوچھ لیا کرتے تھے، اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ شریعت میں کچھ حیوانات حلال ہیں اور کچھ حرام، اور عرب کسی جانور کو حرام نہیں جانتے تھے، تو جو پھر بھون کریا پکار پیش کی جا رہی ہے اس کے بارے میں پوچھ کر ہی معلوم کیا جاستا تھا اس لئے آپ پوچھتے تھے۔

"فتن اباري" (9/534)

3-میزبان کی طرف سے جب کھانا پیش کر دیا جائے تو جلدی سے کھانا شروع کر دیں، اس لئے کہ مہمان کی عزت افرادی اسی میں ہے کہ جلدی سے اسکے لئے کھانا پیش کر دیا جائے، اور میزبان کے سمجھنے کی علامت ہے کہ وہ جلدی سے کھانے کو قبول کرے، اس لئے کہ ان کے ہاں اگر کوئی مہمان کھانا نہ کھائے تو اسکے بارے برآگماں کرتے تھے، چنانچہ مہمان پر لازمی ہے کہ وہ میزبان کے دل کو جلدی سے کھانا شروع کرتے ہوئے مطمئن کر دے۔

4- کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھنا: کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا واجب ہے، اور بسم اللہ سے مراد کھانے کی ابتداء میں صرف "بسم اللہ" ہی ہے، چنانچہ ام کلثوم عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ کا نام لے، اور اگر اللہ تعالیٰ کا نام لینا ابتداء میں بھول جائے تو کہ: "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" و آخرہ "اول و آخر اللہ کے نام سے) ترمذی (1858) ابو داود (3767) و ابن ماجہ (3264)، البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح سنن ابو داود" (3202) میں صحیح کہا ہے۔

اسی طرح عمر بن ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں جب چھوٹا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھا تھا اور میرا ہاتھ پوری تھالی میں گھوم رہتا تھا، تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لڑکے اللہ کا نام لو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور جو تمہارے سامنے ہے اس میں سے کھاف) بخاری (3576) و مسلم (2022)

دوم: کھانے کے دوران کے آداب:

1- دائیں ہاتھ سے کھانا: مسلمان پر دائیں ہاتھ سے کھانا واجب ہے، باہمیں ہاتھ سے کھانا منع ہے، چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم میں سے کوئی بھی باہمیں ہاتھ سے نہ کھائے پیئے، اس لئے کہ شیطان باہمیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے) مسلم (2020)

یہ اس شکل میں ہے جب کوئی عذر نہ ہو، لہذا اگر کوئی عذر ہو جسکی وجہ سے دائیں ہاتھ سے کھانا پینا ممکن نہ ہو، جیسے بیماری، یا خم وغیرہ ہے تو باہمیں ہاتھ سے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

نیز اس حدیث میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ انسان اُن تمام کاموں سے پرہیز کرے جو شیطانی کاموں سے مشابہت رکھتے ہوں۔

2- اپنے سامنے موجود کھانے میں سے کھانا: انسان کلیئے مسنون ہے کہ اپنے سامنے موجود کھانے میں سے کھائے، اور دوسروں کے سامنے سے ہاتھ بڑھا کر نہ اٹھائے، اور نہ ہی کھانے کے درمیان میں سے، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن ابو سلمہ سے فرمایا تھا: (لڑکے اللہ کا نام لو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور جو تمہارے سامنے ہے اس میں سے کھاف) بخاری (3576) و مسلم (2022)

ویسے بھی کھانے کے دوران اپنے ساتھ بیٹھیے ہوئے افراد کے سامنے سے کھانا کھانا بری عادت ہے، اور مردودت کے خلاف ہے، اور اگر سالن وغیرہ ہو تو ساتھ بیٹھنے والا زیادہ کوفت محسوس کریگا، اسکی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے، اس لئے کھانے کے کنارے سے کھاؤ درمیان سے مت کھاؤ"

ترمذی (1805) اور ابن ماجہ (3277) نے اسے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح الجامع" (829) میں صحیح قرار دیا ہے۔

لیکن اگر کھانے کی اشیاء کھجوریں اور دیگر اسی قسم کی دوسری اشیاء ہوں تو علماء کے نزدیک تھالی وغیرہ سے ہاتھ کے ذریعے مختلف کھانے کی اشیاء لی جا سکتی ہیں۔

3- کھانے کے بعد ہاتھ دھونا: کھانے کے بعد صرف پانی سے ہاتھ دھونے پر سنت ادا ہو جائے گی، چنانچہ ابن رسلان کہتے ہیں: اشنان-ایک جزوی بوٹی-یا صابن سے وغیرہ سے دھونا بہتر ہے۔ دیکھیں: "تحشیۃ الاجوڑی" (5/485)

کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا مسح ہے چاہے انسان باوضنحی کیوں نہ ہو۔

4- کھانے کے بعد کلی کرنا: کھانے سے فراغت کے بعد کلی کرنا مسح ہے، جیسے کہ بشیر بن یاسار سوید بن نعیان سے بیان کرتے ہیں کہ وہ صہباء نامی جگہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جو خیر سے کچھ فاصلے پر ہے۔ تو نماز کا وقت ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کیلئے کچھ طلب کیا، لیکن سوائے ستو کے کچھ نہ ملا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی کھایا، ہم نے بھی ستو کھایا، پھر آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی، اور پھر دوبارہ وضو کئے بغیر نماز پڑھی اور ہم نے بھی نماز اوکی۔ بخاری (5390)

5- میزان کلیت دعا: اس کے بارے میں انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ کی طرف آئے تو انہوں نے آپ کلیت روٹی اور زیتون کا تیل پیش کیا، آپ نے وہ تناول فرمایا اور پھر دعا دی: "أَفْطِرْ عَنْكُمُ الصَّاغِرُونَ، وَأَكْلْ طَعَمَ مَكْنُمَ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ" تمہارے پاس روزہ دار افطاری کرتے رہیں، اور تمہارا کھانا تیک لوگ کھائیں، اور فرشتے تمہارے لئے رحمت کی دعائیں کریں۔ ابو داود (3854) نے اسے روایت کیا ہے اور البانی نے "صحیح سنن ابو داود" (3263) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

6- تین انگلیوں سے کھانا کھانا: سنت یہ ہے کہ تین انگلیوں سے کھانا کھایا جائے، قاضی عیاض کہتے ہیں: تین سے زیادہ انگلیاں کھانے کلیت استعمال کرنا بڑی عادت ہے، اور ویسے بھی لقہ پڑنے کلیت تین اطراف سے پکڑنا کافی ہے، اور اگر کھانے کی نوعیت ایسی ہو کہ تین سے زیادہ انگلیاں استعمال کرنی پڑیں تو چوتھی اور پانچویں انگلی بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ دیکھیں: "فتح الباری" (578/9)

انگلیوں کا استعمال تو اسی وقت ہو گا جب ہاتھ سے کھائے، اور اگر پچھ کا استعمال کرے تو کوئی حرج نہیں ہے، جیسے کہ اسکی تفصیل آگے آئے گی۔

7- گرے ہوئے لقہ کو کھانا: اگر کھانا کھاتے ہوئے لقہ گر جائے تو لقہ اٹھا کر اس پر لگی ہوئی مٹی وغیرہ صاف کر کے اسے کھائے اور شیطان کلیت مت چھوڑے، کیونکہ یہ کسی کو نہیں پتا کہ برکت کھانے کے کس حصے میں ہے، اس لئے یہ ممکن ہے کہ اسی لقہ میں برکت ہو جو گرگیا تھا، چنانچہ اگر لقہ کو چھوڑ دیا تو ہو سکتا ہے کہ اس سے کھانے کی برکت چل جائے، اسکی دلیل انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے، اور آپ نے ایک بار فرمایا: (اگر تم میں سے کسی کا لقہ گر جائے تو اس سے صاف کر کے کھائے، شیطان کلیت اسے مت چھوڑے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ پیٹ کو انگلی سے چاٹ لیں، اور فرمایا: (تمیں نہیں معلوم کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے) مسلم (2034)

8- کھانا کھاتے ہوئے ٹیک مت لگائے: اسکی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا) بخاری (5399)، ٹیک لگانے کی کیفیت میں اختلاف ہے۔

چنانچہ ابن حجر کہتے ہیں: "ٹیک لگانے کی کیفیت میں اختلاف کیا گیا ہے، پچھ کہتے ہیں: کھانے کلیت کسی بھی طرح سے زمین پر پس جانا اس میں شامل ہے، اور پچھ کہتے ہیں کہ: کسی ایک طرف ٹیک لگا کر بیٹھنا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: باہمیں ہاتھ کو زمین پر رکھ کر اس پر ٹیک لگا کر بیٹھنا۔۔۔، ابن عدی نے ضعیف سنہ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے دوران باہمیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھنے سے ڈانٹ پلانی ہے۔ امام مالک کہتے ہیں کہ یہ ٹیک لگانے کی ایک شکل ہے، میں۔۔۔ ابن حجر۔۔۔ کہتا ہوں کہ: امام مالک کی اس بات میں اشارہ موجود ہے کہ جو بھی شکل ٹیک لگانے میں شامل ہو گی وہ مکروہ ہے، چنانچہ اسکے لئے کوئی خاص کیفیت نہیں ہے" انتہی از "فتح الباری" (541/9)

9- کھانا کھاتے ہوئے بلا ضرورت نہ تھوکے۔

10- یہ بھی کھانے کے آداب میں شامل ہے کہ:

• سب مل کر کھانا کھائیں

• کھانے کے دوران ایچھی گشتوں کریں

• چھوٹے بچوں اور بیویوں کو اپنے ہاتھ سے کھلاتیں

• اپنے لئے کوئی کھانا خاص نہ کرے، ہاں اگر کوئی عذر ہو تو کیا جاستا ہے، جیسے کہ دوا کے طور پر، بلکہ بوٹی، زم گرم روٹی وغیرہ دوسروں کو پیش کر کے انہیں اپنے آپ پر ترجیح دے

- کھانے سے ہاتھ ہٹانے لگے تو میز بان کے کہنے پر دوبارہ کھانا شروع کر دے یہاں تک کہ اچھی طرح سیر ہو جائے، اور تین بار سے زیادہ ایسے نہ کرے
- دانتوں میں جو کھانا پھنس جائے اسے تنکے وغیرہ سے نکال دے، اور پھر اسے تھوک دے نہ گئے مت۔

سوم: آداب برائے بعد از فراغت:

کھانے سے فراغت کے بعد احمد اللہ، اور دعا پڑھنا مسنوں ہے، پھانچ بی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ستر خوان اٹھا لیا جاتا تو فرماتے:

(اَنْجُولَةَ حَذَّرَكُثْيَرَ اَطْبَأَ مُبَارَكَةَ غَيْرَ مَنْعَنِيٍّ وَلَا مُوْدَعٍ وَلَا مُسْتَقْنَعٍ عَنْذَرَتْنَا)

ترجمہ: بہت زیادہ، پاکیزہ اور برکتوں والی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، لیکن یہ حمد و شاء اللہ کے لیے کافی نہیں، نہ اللہ کو پھوڑا جاسکتا ہے اور نہ اس سے کوئی بے نیاز ہو سکتا ہے۔ اے ہمارے رب۔ بخاری (5458)

• بنی صلی اللہ علیہ وسلم جب دودھ کے علاوہ کچھ لیتے تو فرماتے:

"اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَافِيَهُ، وَأَطْبِعْنَا خَيْرَ اِمْرَأَهُ"

ترجمہ: "یا اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت ڈال دے، اور ہمیں اسے بھی بہتر کھانا کھلا"

• اور جب آپ دودھ نوش فرماتے تو کہتے:

"اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَافِيَهُ، وَزِدْنَا مِنْهُ"

ترجمہ: "یا اللہ! ہمارے لئے اس میں مزید برکت ڈال دے، اور ہمیں اس سے بھی زیادہ عناءست فرم۔"

ترمذی نے اسے روایت کیا ہے (3377) اور البانی نے اسے "صحیح الباجع" (381) میں حسن قرار دیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جبے اللہ تعالیٰ کھانا کھلانے تو کہ: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَافِيَهُ، وَأَطْبِعْنَا خَيْرَ اِمْرَأَهُ" یا اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت ڈال دے، اور ہمیں اسے بھی بہتر کھانا کھلا، (اور جبے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو کہ: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَافِيَهُ، وَزِدْنَا مِنْهُ" یا اللہ! ہمارے لئے اس میں مزید برکت ڈال دے، اور ہمیں اس سے بھی زیادہ عناءست فرم۔)

ترمذی (3455) نے اسے روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح سنن ترمذی (2749) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

چہارم: کھانے عمومی آداب:

1- کھانے کے عیب نہ نکالے جائیں، پھانچ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھانے کے عیب نہیں نکالے، اگر اچھا لگا تو کھایا، اور پسند نہ آیا تو آپ پھوڑ دیتے تھے۔ بخاری (3370) اور مسلم (2046)

یہاں کھانے سے مراد ایسا کھانا ہے جسکو کھانا جائز ہے، جبکہ حرام کھانے کے بارے میں اسکی مذمت فرماتے، اور اس سے روکتے بھی تھے۔

نووی کستہ میں :

"کھانے کے آداب میں سے ضروری یہ ہے کہ کھانے کے بارے میں یہ نہ کہا جائے : "نک زیادہ ہے" ، "کھٹا ہے" ، "کھڑا ہے" ، "پتلا ہے" ، "چچا ہے" ، وغیرہ وغیرہ۔

ابن بطال کہتے ہیں :

یہ بہت اچھے آداب میں سے ہے، اس لئے کہ انسان کو کوئی چیز اچھی نہیں لگتی لیکن دوسروں کو پسند ہوتی ہے، جبکہ دونوں ہی شریعت میں جائز ہیں، کسی پر بھی شریعت کی طرف سے کوئی عیب نہیں ہے۔ "شرح مسلم" (26/14)

2- میانہ روی سے کھانا کھانا اور مکمل طور پر پیٹ نہ بھرنا بھی کھانے کے آداب میں شامل ہے، اس کے لئے ایک مسلمان کو اپنے پیٹ کے تین حصے کرنے چاہیں، ایک تھانی کھانے کلیئے، ایک تھانی پانی کلیئے اور ایک تھانی سانس لینے کلیئے، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے : "کسی انسان نے اپنے پیٹ سے برابر تین بھی نہیں بھرا بن آدم کے لیے چند نواں کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھیں اور اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو تھانی پیٹ کھانے کے لیے، تھانی پینے کے لیے اور تھانی سانس کے لیے مخصوص کر دے۔" ترمذی (2380) ابن ماجہ (3349) البانی نے اسے صحیح ترمذی (1939) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

جسم کو بہلا چلکا اور معتدل رکھنے کیلئے یہ ضروری ہے، کیونکہ زیادہ کھانے سے بدن بخاری ہو جاتا ہے، جس سے عبادت اور کام کرنے میں سستی آتی ہے، اور "تھانی" سے کھانے کی وہ مقدار مراد ہے جس سے انسان مکمل پیٹ بھر لے اسکا تیسرا حصہ۔

"الموسوعة الفقهية الكويتية" (332/25)

3- کھانے پینے کیلئے سونے اور چاندی کے برتن اس تعلیم نہ کرے، کیونکہ یہ حرام ہے، اسکی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : (موٹی اور باریک ریشم مت پہنو، اور نہ ہی سونے چاندی کے برتنوں میں پتو، اور نہ ہی اسکی بینی ہوئی ملٹوں میں کھاؤ، اس لئے یہ کفار کیلئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں) بخاری (5426) و مسلم (2067) و اللہ اعلم۔

4- کھانے سے فراغت کے بعد اللہ کی تعریف کرنا : اسکی بہت بڑی فضیلت ہے، چنانچہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے جب وہ ایک لفہ کھانے تو اللہ کی تعریف کرے، یا پانی کا گھونٹ بھی پسے تو اللہ کی تعریف کرے" مسلم (2734)

اس کیلئے متعدد الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں :

1- بخاری نے ابو امامہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ خوان اٹھایا جاتا تو فرماتے : "اَنْحَدَلَهُ حَمْدًا كَثِيرًا اطَّبَأَ مُبَارَّ كَافِيْهُ غَيْرَ مُكْفِيْهِ وَلَا مُوَدِّعٌ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ زَبَنًا" اسے بخاری (5458) نے روایت کیا ہے۔

ابن حجر کہتے ہیں "غیر مکنی" کے بارے میں کہا گیا ہے کہ: وہ ذات اپنے بندوں میں سے کسی کی محتاج نہیں ہے وہی اپنے بندوں کو کھلاتا ہے، اور اپنے بندوں کیلئے کافی ہے، اور "وَلَمْ مُوَدَّعٍ" کا مطلب ہے کہ اُسے چھوڑا نہیں جاسکتا۔

2- معاذ بن انس اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص کھانا کھائے اور پھر کے:

"الْجَنَاحُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمْنَاهُ وَرَزَقْنَاهُ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مَّمْتَنِي وَلَا قُوَّةٌ"

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا، اور مجھے بغیر کسی مشقت اور تنکیف کے رزق سے نوازا۔ اسکے سابقہ سارے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

ترمذی (3458) و ابن ماجہ (3285)، ابیانی نے اسے "صحیح ترمذی" (3348) میں حسن قرار دیا ہے۔

3- ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھاتے یا پیتے تو فرماتے:

"الْجَنَاحُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمْ وَسَقَى وَسَوَّمْ وَجَلَّ لَهُ غُرْجَا"

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اسے خوش ذات بنا یا، اور پھر اسکے لئے خارج ہونے کا راستہ بنایا۔ ابو داود نے اسے روایت کیا ہے (3851) اور اسے ابیانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

4- عبد الرحمن بن جبیر کہتے ہیں کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹھ سال تک خدمت کرنے والے خادم نے بتلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کھانا پیش کیا جاتا تھا آپ کہتے تھے: "بِمِ اللَّهِ" اور جب فارغ ہوتے تو کہتے: "اللَّهُمَّ أَطْعَثْتَ وَأَسْقَيْتَ، وَهَدَيْتَ، وَأَخْيَتَ، فَلَكَ الْجَنَاحُ عَلَى مَا أَعْطَيْتَ"

ترجمہ: یا اللہ توں نے ہی کھلایا، پلایا، بدایت دی، اور زندہ رکھا، پنج پتیری ان عنائتوں پر تیرے لئے ہی تعریفیں ہیں۔

مسند احمد (16159) اور ابیانی نے "السلسلۃ الصحیحۃ" (111/1) میں اسے صحیح کہا ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالاحمد باری تعالیٰ کے تمام الفاظ کو باری کہنا مسحی ہے، ایک بار ایک انداز سے اور دوسری بار دوسرے الفاظ سے اللہ کی تعریف کی جائے، اس سے ایک تو تمام الفاظ یاد رہیں گے، اور سب الفاظ کی برکت حاصل کر پائیں گے، اور اسکے ساتھ ساتھ ان الفاظ میں موجود معنی بھی ذہن میں رہے گا، کیونکہ جب انسان ایک ہی چیز کو عادت بنالے تو اسکے معنی زیادہ تر ذہن میں نہیں آتے۔

مانوڈا رکتاب: "الآداب" مؤلف: شملوب (155).